بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

مفتی غیب نہیں جانتا وہ سوال کے مطابق جواب لکھ دیتا ہے، سوال کے سچ یا جھوٹ کی ذمہ داری سائل پر ہوتی ہے، اور واقعہ کی تحقیق کرنا مفتی کی ذمّہ داری نہیں ہے، اگر غلط بیانی کے ذریعہ کوئی فتوی حاصل کریگا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

اس تمہید کے بعد جواب یہ ہے کہ صورتِ مسئولہ میں آپ نے کاغذ پر اگر واقعۃً صرف دو بار ''میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں'' کے الفاظ لکھے تھے، تین بار نہیں لکھے تھے اور اُس موقع پر یا اس سے پہلے یا بعد میں کوئی اور طلاق بھی نہیں دی نہ زبانی اور نہ تحریری تو ایسی صورت میں مذکورہ تحریر کی رو سے آپ کی بیوی پر دو طلاقِ رجعی واقع ہو گئیں تھیں، کیونکہ طلاق کی تحریر خود لکھنے یا کسی سے لکھوا کر اس پر دستخط کرنے سے شرعاً وہ تحریر لکھنے والے کی طرف منسوب ہو جاتی ہے خواہ وہ تحریر فرضی طور پر لکھی ہو یا حقیقی طور پر، البتہ اس کے بعد عدّت کے اندر میاں بیوی والے تعلقات قائم کرنے سے شرعاً رجوع ہو کر نکاح بحال ہو گیا تھا، بہر حال اب آپ دونوں میاں بیوی ہیں، بحیثیت میاں بیوی دونوں کا ساتھ رہنا جائز ہے، البتہ آئندہ کیلئے سائل کو صرف ایک طلاق کا حق باقی ہے، اسلئے آئندہ طلاق کے معاملہ میں بہت زیادہ احتیاط کرنا ضروری ہے، کیونکہ آئندہ اگر کبھی ایک طلاق دی تو حُرمتِ مغلّظہ ثابت ہو جائیگی اور حلالہ کے بغیر آپس میں نکاح ممکن نہیں ہوگا۔۔۔واللہ سبحانہٗ اعلم

محمد طاہر غفرلہٗ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۴/صفر المظفر ۱۴۳۲ھ

۹/جنوری ۲۰۱۱ء